سلام

حضرت صدق جائسی

لاج رکھ لی ملت بیضا کی قربانِ حسینؑ
کس کی گردن پر نہیں ہے بار احسانِ حسینؑ

کیمیا ہے سایۂ دیوار ایوان حسینؑ
صرف قسمت کے دھنی ہوتے ہیں مہمان حسینؑ

وہ شرف پایا جو موسیٰؑ کو نہ عیسیٰؑ کو ملا
دوسرا شاہ شہیداں ہے نہ ہم شان حسینؑ

داڑھیاں نوچیں کہ دشمن دل کے شعلوں میں جلیں
بجھ نہیں سکتی کبھی شمع فروزانِ حسینؑ

زیر خنجر کی نماز عصر سیدؑ نے ادا
کس قدر مضبوط و مستحکم تھا ایمان حسینؑ

جرأت وعزم وعمل بھی کربلا والوں سے سیکھ
درسِ شیون ہی نہیں دیتا دبستان حسینؑ

غل تھا فوج شاہ میں جب وار کرتے تھے حبیب
ہاتھ اس بوڑھے کے دیکھو اے جوانان حسینؑ

ہو گیا ایمان تازہ اے ہوائے کربلا
آگئی جب نکہتِ زلفِ نہالان حسینؑ

اس طرف تنہا علی اکبر اُدھر فوجوں کے دَل
برق اس بادل میں سیف ماہ تابان حسینؑ

گلشن ہستی سے اک مدت میں جاتی ہے بہار
ہوگیا تاراج دم بھر میں گلستان حسینؑ

کی وفا ایسی کہ روشن کردیا نام وفا
تم پہ رحمت ہو خدا کی اے غلامان حسینؑ

تیری رحمت ہاتھ جس عاصی کا چاہے تھام لے
ورنہ اے غفّار دستِ صدقؔ و دامان حسینؑ

قطعات در مدح امام زین العابدین-

منظرؔ اجتہادی ابن خطیب اعظم علامہ فاطرؔ جائسی

نزول بلا پر جو چپ ہو گیا تھا
جو طوق وسلاسل میں جکڑا ہوا تھا

اسیر ستم جس کو دنیا کئے تھی
وہ شبیرؑ کے صبر کا معجزہ تھا

لہو میں کمال حرارت تو دیکھو
ولیٔ خدا کی کرامت تو دیکھو

لباس ستم دھجّیاں ہو رہا ہے
رسن بستہ ہاتھوں کی طاقت تو دیکھو

جہاں کو تحیر میں ڈالے ہوئے ہو
جفا و تشدد کو ٹالے ہوئے ہو

بہتّر کہاں ہیں مددگار و ناصر
اکیلے سفینہ سنبھالے ہوئے ہو